United Nations
Educational, Scientific and
Cultural Organization

پُرتشدد انتہا پسندی

کی روک تھام کے لیے

اساتذہ کے لیے رہنما کتابچہ

پُرتشدد انتہا پسندی

کی روک تھام کے لیے

اساتذہ کے لیے رہنما کتابچہ

یہ کتابچہ اقوام متحدہ کی تعلیمی، سائنسی وثقافتی تنظیم (یونیسکو) نے
7, place de Fontenoy, 75352 Paris 07 SP
فرانس سے 2016 میں شائع کیا۔

© یونیسکو 2016

مذکورہ کتابچہ Attribution-ShareAlike 3.0 IGO (CC-BY.SA 3.0 IGO) کی اجازت سے اس ویب سائٹ سے حاصل کیا جا سکتا ہے:۔

http://creativecommons.org/licenses/by-sa/3.0/igo/

اس کتابچے کے مندرجات استعمال کرنے کے لیے ضروری ہے کہ استعمال کنندگان یونیسکو (Access Open Repository) کی شرائط پر عمل پیرا ہونے کا اقرار کریں۔ ان کی ویب سائٹ درج ذیل ہے:

http://www.unesco.org/open-assess/terms-use-ccbysa-en

اس کتابچے میں پیش کردہ مواد اور کسی بھی ملک، علاقے، شہر یا علاقے یا اس کے حکام کی قانونی حیثیت یا اس کی سرحدوں یا حدود بندیوں کے تعین بارے پیش کردہ رائے کو یونیسکو کی رائے خیال نہ کیا جائے۔

اس کتاب میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے، ضروری نہیں کہ یونیسکو کا ان سے اتفاق ہو اور یہ تنظیم کی رائے ہو۔

سرورق کی تصویر: Shutterstock/Guillermo del Olmo
ڈیزائن: Aurélia Mazoyer
شائع کردہ: یونیسکو
مقام طباعت: پیرس

ED.2016/WS/17

فہرست عنوانات

پیش لفظ

اظہارِ تشکر

1۔ تعارف

2۔ پُر تشدد انتہا پسندی کے بارے میں

2.1۔ پُر تشدد انتہا پسندی اور عدم برداشت کا پھیلاؤ

2.2۔ پُر تشدد انتہا پسندی اور تعلیم

2.3۔ انتہا پسندی کی مقامی مثالیں

3۔ کلاس روم کے بحث مباحثہ کا اہتمام

3.1۔ مقاصد

3.2۔ تیاری

3.3۔ بحث مباحثہ

3.4۔ پُر تشدد انتہا پسندی سے متعلق موضوعات

3.5۔ حاصل شدہ سبق اور پیروی

4۔ بنیادی پیغامات کی ترسیل

4.1۔ یکجہتی

4.2۔ تنوع کا احترام

4.3۔ انسانی حقوق

4.4۔ اکھٹے رہنے کی تعلیم

4.5۔ نوجوانوں کی مصروفیت

منسلکہ جات

اکثر پوچھے جانے والے سوالات

حوالہ جات۔۔۔۔۔۔۔

پیش لفظ

تعلیم کے ذریعے پُر تشدد انتہا پسندی کی روک تھام کرنے کے سلسلے میں یہ یونیسکو کی جانب سے تیار کی جانی والی اساتذہ کے لیے پہلی گائیڈ ہے۔ یہ دستاویز یونیسکو کی رکن ریاستوں کی ضروریات کے مطابق تیار کی گئی ہے جس کا اظہار یونیسکو کے ایگزیکٹیو بورڈ نے اپنے اہم ترین فیصلے 197 /ex-46 میں کیا ہے۔ یہ فیصلہ اس تنظیم سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ رکن ممالک کو پُرتشدد انتہا پسندی سے نمٹنے کے لیے اُن کے قومی تناظر کو مدنظر رکھتے ہوئے انسانی حقوق پر مبنی عالمی شہریت کی تعلیم (GCED) کے پروگرام کے تحت اُن کے شعبہ تعلیم کو مضبوط بنانے کے لیے ہر ممکن امداد فراہم کرے۔

یہ رہنما کتابچہ پُر تشدد انتہا پسندی کی روک تھام کے لیے اقوام متحدہ کے جنرل سیکریٹری کے منصوبہ عمل پر عملدرآمد کرنے کے لیے یونیسکو کی پہلی کاوش ہے کیونکہ اس کا تعلق شعبہ تعلیم سے ہے۔ اس تنظیم نے مذکورہ رہنما کتابچے کی اشاعت کے ساتھ ساتھ تعلیم کی وزارتوں کے اندر کام کرنے والے تعلیمی پالیسی سازوں کے لیے تکنیکی رہنمائی بھی فراہم کی جارہی ہے۔ اس رہنمائی کے ذریعے ان ممالک کو مواد/ وسائل کا ایک مجموعہ فراہم کیا جاتا ہے جو قومی استعداد کار اور صلاحیتوں کے فروغ میں مدد دے سکتا ہے تاکہ تعلیم کے مجموعی اور موثر شعبہ جاتی اقدامات کے ذریعے پُرتشدد انتہا پسندی کے محرکات کا ازالہ کیا جاسکے۔

اساتذہ کے اس رہنما کتابچے کی مختلف جغرافیائی اور سماجی وثقافتی تناظر سے مطابقت پیدا کرنے کے لیے اسے مختلف علاقوں کے ماہرین اور اساتذہ کی وسیع تر مشاورت کے ساتھ ساتھ منتخب ممالک کے تعلیمی اسٹیک ہولڈرز کے آزمودہ تجربات کے بعد تیار کیا گیا ہے۔

اس لیے اس کتابچے کو جوں کا توں استعمال کیا جاسکتا ہے یا پھر مستقبل کے تناظر کے مطابق اسے استعمال کیا جاسکتا ہے اور اس کا ترجمہ بھی کیا جاسکتا ہے تاکہ طلبہ کی مخصوص ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

اظہارِ تشکر

پُرتشدد انتہا پسندی کی روک تھام کے لیے اساتذہ کے کتابچے کو سو۔ ہینگ شوئی (Soo-Hyang Choi) کی مجموعی رہنمائی اور قیادت میں تیار کیا گیا تھا جو یونیسکو صدر دفتر کے شعبہ شمولیت، امن و پائیدار ترقی کے ڈویژن کے ڈائریکٹر ہیں اور اس ڈویژن سے تعلق رکھنے والے دیگر افراد (انگریزی نام) نے ان کی معاونت کی ہے۔ اس دستاویز کے مصنف ہیلن بانڈ (Helen Band) ایسوسی ایٹ پروفیسر آف ایجوکیشن، ہاورڈ یونیورسٹی، واشنگٹن ڈی سی، امریکہ ہیں اور آپ نے اس کتابچے کے پہلے مسودے کی تدوین بھی کی تھی۔ ہم اپنے ساتھی نظر ثانی کنندگان کے انتہائی شکر گزار ہیں جنھوں نے اس کتابچے پر تحریری تبصرے پیش کیے ہیں۔ ان میں لین ڈیویز (Davies Lynn) ایمریطس پروفیسر بین الاقوامی تعلیم، برمنگھم یونیورسٹی، برطانیہ؛ فلیسا تبٹس (Tibbitts Telisa) لیکچرار ٹیچرز کالج کولمبیا یونیورسٹی، نیویارک، امریکہ؛ سارا زیگر (Sara Zeiger) سینئر ریسرچ ایسوسی ایٹ، ہدایہ سنٹر، متحدہ عرب امارات؛ فریحہ پراچہ، ڈائریکٹر صباون سنٹر، پاکستان اور سٹیون لینوز (Lenos Steyen) یورپین یونین Radicalization آگاہی نیٹ ورک شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ہم اپنے یونیسکو کے ساتھیوں کے موصولہ تبصروں کے لیے بھی ان کے ممنون و مشکور ہیں۔ ان میں جسٹین ساس (Sass Justine) یونیسکو بنکاک آفس؛ جارج سیکویرا (Jorge Seqveira) اور ایلسپتھ میک اومش (Elspeth McOmish) یونیسکو سینٹیا گو آفس؛ حجازی ادریس و معصوم حجاب، یونیسکو بیروت آفس اور فلورنس میگون (Migoon Florence) یونیسکو صدر دفتر شامل ہیں۔ یونیسکو ان اساتذہ اور طلبہ کا بھی شکر گزار ہے جنھوں نے فیلڈ ٹیسٹ کے عمل میں اپنی مفید آراء سے نوازا۔ ان میں بالترتیب ٹیچرز کالج کولمبیا یونیورسٹی نیویارک، امریکہ کے علاوہ قازقستان اور اُردن کے ASPnet رابطہ کار بھی شامل ہیں۔

ہم امریکی حکومت کے انتہائی شکر گزار ہیں جنھوں نے اس کتاب کی اشاعت کے لیے فراخدلانہ مالی معاونت فراہم کی۔

آخر پر ہم اوریلا مازور Aurelia Mazoyer کے ممنون ہیں جنھوں نے اس کتابچے کا ڈیزائن اور لے آؤٹ تیار کیا نیز ہم مارٹن ویکنڈن Wickenden Martin کے بھی شکر گزار ہیں جنھوں نے اس دستاویز کی تیاری کے دوران رابطہ کے لیے معاونت فراہم کی۔

1. تعارف

پُرتشدد انتہا پسندی اور اس کے پس پشت کارفرما عدمِ برداشت کی قوتیں ہمارے عہد کے لیے آج ایک بڑا چیلنج اور مسئلہ بن چکی ہیں۔ اگرچہ پُرتشدد انتہا پسندی کسی بھی عمر، جنس، گروہ یا علاقے سے مخصوص نہیں لیکن بچوں کے معصوم ذہن پُرتشدد انتہا پسند گروہوں اور دہشت گرد تنظیموں کے پیغامات سے بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔

ان خطرات کی موجودگی میں بچوں اور نوجوانوں کو سیکھنے کی ایسی سہولیات کی اشد ضرورت ہے جو بامعنی اور بروقت ہوں۔ جس کی مدد سے وہ اپنے علم، مہارت اور رویوں میں ایسا اضافہ کر سکیں جو ایسے زہریلے پروپیگنڈے کے خلاف ان کی مزاحمت میں اضافہ کرنے کا باعث ہوں۔

یہ مہارتیں ایسے پر اعتماد اور قابل احترام اساتذہ کی مدد سے تیار کی جا سکتی ہیں جن کا زیادہ وقت نوجوان نسل کے ساتھ گزرتا ہے۔

اس نکتے کو بنیاد بنا کر یہ رہنما کتابچہ ایسے اساتذہ کے لیے تیار کیا گیا ہے جو پرائمری، ابتدائی ثانوی اور اعلیٰ ثانوی کے درجے میں طلبہ کی تدریس سے وابستہ ہیں۔ یہ کتابچہ اس اُمید کے ساتھ بھی تیار کیا گیا ہے کہ یہ ان اساتذہ کے لیے مددگار ثابت ہوگا جو رسمی اور غیر رسمی کسی بھی نظام کے تحت تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

بہ الفاظ دیگر، اس رہنما کتابچہ کا مقصد درج ذیل ہے:۔

☆ ایسی عملی رہنمائی فراہم کی جائے جس میں یہ بتایا جائے کہ طلبہ سے پُرتشدد انتہا پسندی کے حوالے سے بحث کب اور کیسے کرنی چاہیے۔

☆ اساتذہ کی اس طرح مدد کی جائے کہ وہ کمرہ جماعت میں ایسا ماحول تخلیق کر سکیں جس میں سب کی شمولیت ممکن ہو اور تحمل کے ساتھ مکالمے، کھلے بحث مباحثے اور تنقیدی سوچ کی حوصلہ افزائی کریں۔

2 پُرتشدد انتہا پسندی

2.1 ۔پُرتشدد انتہا پسندی اور عدم برداشت کا پھیلاؤ

پُرتشدد انتہا پسندی سے مراد وہ عقیدے اور اعمال ہیں جن میں کسی نظریے کو بنیاد بنا کر،عدم برداشت پر مبنی نظریاتی، مذہبی یا سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے تشدد کیا جائے یا اس کی حمایت کی جائے۔

پُرتشدد انتہا پسندی کا مظاہرہ کئی موضوعات سامنے لاتا ہے جن میں سیاسی، مذہبی اور صنفی تعلقات بھی شامل ہیں۔ دنیا کا کوئی معاشرہ، مذہبی طبقہ یا نکتہ نظر ایسی پرتشدد انتہا پسندی کو درست نہیں سمجھتا۔

پُرتشدد انتہا پسندی یہ ہے کہ۔۔۔۔۔"جب آپ کسی کو ایک مختلف نکتہ نظر پیش کرنے کی اجازت نہ دیں؛ جب آپ کی نظر میں آپ کے خیالات بہت ہی خاص ہوں، آپ ان سے اختلاف کے امکان کو رد کر دیں اور جب آپ دوسروں پر ان خیالات کو نافذ کریں اور ضرورت پڑنے پر اس کے لیے تشدد کا راستہ بھی اختیار کریں۔"

اگر چہ انگریزی اصطلاح ریڈیکلائزیشن (عدم برداشت کا پھیلاؤ) بعض افراد کے نزدیک ایک متنازعہ اصطلاح ہے لیکن یہ اصطلاح اس عمل کو بیان کرنے کے لیے استعمال میں لائی جاتی ہے جس میں ایک فرد یا گروہ تشدد کو اپنے مقاصد کے حصول کے لیے ایک جائز اور قابل ترجیح عمل قرار دیتا ہے۔

عدم برداشت پر مشتمل وہ خیالات جن کے تحت سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے تشدد کو جائز نہ قرار دیا جائے انھیں قابل قبول اور عمومی کہا جاسکتا ہے، اور ان کی ترویج کا حق ہر ایسے فرد یا گروہ کو حاصل ہے جو قانون کی حدود میں رہ کر عمل کرے۔

عدم برداشت یا اس کے نقش قدم کو جاننے کے لیے کوئی واحد علامت موجود نہیں، اور نہ ہی ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ ہے جس سے اس کے پھیلاؤ کی رفتار معلوم کی جاسکے۔ نہ ہی تعلیم کا درجہ یہ اندازہ لگانے کے کام آسکتا ہے کہ کوئی فرد ان عدم برداشت کے خیالات کا شکار بن سکتا ہے یا نہیں۔ تاہم یہ بات طے شدہ امر ہے کہ سماجی معاشی، نفسیاتی اور ادارہ جاتی عوامل پُرتشدد انتہا پسندی کو جنم دیتےہیں۔ ماہرین ان عوامل کو دو بڑے گروہوں میں تقسیم کرتے ہیں:۔

◄ **دھکیلنے والی وجوہات:۔** جو افراد کو پر تشدد انتہا پسندی تک لے جاتی ہیں جیسے پسماندگی، عدم مساوات، استحصال، تشدد یا پھر ان سب کا احساس ہونا؛ معیاری اور متعلقہ تعلیم تک محدود رسائی؛ شہری حقوق اور آزادیوں پر پابندی؛ اور دیگر ماحولیاتی، تاریخی یا سماجی و معاشی رنجشیں۔

◄ **کھینچنے والی وجوہات:۔** جو پُر تشدد انتہا پسندی میں کشش پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں جیسے ایسے منظّم پر تشدد انتہا پسند گروہوں کی موجودگی جو قائل کر دینے والے دلائل اور ایسے موثر نظام رکھتے ہوں جو خدمات، مالی مدد یا ملازمت کے بدلے اپنے رکن بناتے ہیں۔ ایسے گروہ بعض اوقات رنجشوں کے اظہار کے مواقع فراہم کر کے، اور بے فکری و مہم جوئی کی آس دلا کر بھی نئے ارکان بناتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان میں بعض گروہ روحانی سکون، "ایک مقدس مقام سے تعلق" اور باہمی مددگار گروہ جو خوبصورت باتوں سے لوگوں کو اپنے دام میں پھانسنے کا کام لیتے ہیں۔

علاوہ ازیں "حالات کی وجوہات" بھی اہم ہیں جو پر تشدد انتہا پسند گروہوں کو پھلنے پھولنے میں مددگار ماحول فراہم کرتی ہیں جیسے کمزور ریاستیں، قانون پر عمل درآمد کا فقدان، کرپشن اور جرائم۔

انتہا پسندی کی مقامی مثالیں

نیو نازی (Neo-Nazis)، کوکلکس کلین (Ku Klux Klan)، ایکو ٹریرزم (eco-terrorism)، داعش، اور بوکوحرام۔

ابتدائی علامات

یہ علامت عدم برداشت کے رویے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر ان میں سے اکثر علامات کسی فرد میں پائی جائیں تو اس خاندان اور قریبی لوگوں کو خبردار ہو جانا چاہیے۔

☆ خاندان اور پرانے دوستوں سے اچانک کٹ جانا۔

☆ اسکول سے اچانک غائب ہو جانا اور اسکول کی مخالفت کرتے رہنا۔

☆ کھانے، لباس، زبان اور مالیات کے بارے میں رویے میں تبدیلی۔

☆ دوسرے افراد کے بارے میں رویوں اور برتاؤ میں تبدیلی: نامناسب جملے کسنا، کسی کی بات نہ ماننا، میل جول رکھنے سے انکار کرنا، اور تنہا رہنے اور لوگوں سے دور رہنے کی کوشش کرنا۔

☆ انٹرنیٹ پر ایسی سائٹس پر مسلسل جانا اور ایسے سوشل میڈیا گروپس میں شریک رہنا جو عدم برداشت کے نظریات کو بڑھاوا دیتے ہیں۔

☆ دُنیا کے اختتام اور عالمی سازشوں کا بار بار ذکر کرنا۔

2.2 پُرتشدد انتہا پسندی اور تعلیم

عالمی سطح پر پُرتشدد انتہا پسندی کے روک تھام اور عدم برداشت کے رویوں کے خاتمے میں تعلیم کے کردار کو اَب تسلیم کرلیا گیا ہے۔

اس حوالے سے ایک اہم قدم دسمبر 2015 میں "پُرتشدد انتہا پسندی کی روک تھام کے لیے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کا منصوبہ عمل"

(UN Secretary-General's Plan of Action to Prevent Violent Extremism) کی صورت میں اٹھایا گیا جس میں اس معاملے کی وجوہات سے نمٹنے میں معیاری تعلیم کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے بھی اپنی قرارداد نمبر 2178 اور 2250 میں اس نکتے پر زور دیا ہے نیز واضح طور پر اس بات کو اہم قرار دیا گیا ہے کہ "معیاری تعلیم برائے امن جونوجوانوں کو اس صلاحیت کا حامل بنائے کہ وہ معاشرتی ڈھانچے اور شراکت پر مبنی سیاسی عمل میں مثبت طور پر حصہ لے سکیں۔" اور اس بات کا مطالبہ کیا کہ "تمام متعلقین/ اسٹیک ہولڈرز ایسا طریقہ کار وضع کریں جس سے امن، برداشت، بین الاذاہب اور بین الثقافت مکالمے کا کلچر فروغ پائے؛ اس میں نوجوانوں کو شریک کیا جائے، ان کی ایسے تمام معاملات میں شرکت کی حوصلہ شکنی ہو جیسے تشدد، دہشت گردی، غیر اقوام سے نفرت، اور استحصال کی ہر صورت۔"

اکتوبر 2015 میں یونیسکو کے ایگزیکٹو بورڈ نے ایک فیصلہ کی توثیق کی جس میں غیر مشروط طور پر تعلیم کی اہمیت کے ایک ایسے طریقے کے طور پر کی گئی ہے جو دہشت گردی اور پُرتشدد انتہا پسندی روکنے میں مدد دے سکتا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ نسلی اور مذہبی عدم برداشت، نسل کشی، جنگی جرائم اور دنیا بھر میں انسانیت کے خلاف ہونے والے تمام جرائم روکنے میں مدد دے سکتا ہے۔ تعلیم چاہے اسکول، کلب یا سماجی تنظیموں کی جانب سے دی جائے یا گھر پر اس کا اہتمام ہو، تعلیم کو پرتشدد انتہا پسندی کے فروغ کے خلاف معاشرے کے عزم کا اہم حصہ تسلیم کیا گیا ہے۔

ان دستاویزات میں ان نکات کو اہمیت دی گئی ہے کہ تعلیم:

- بچوں اور نوجوانوں کو ایسی شخصی اور ابلاغی مہارتیں سیکھنے میں مدد دے سکتی ہے جن کی مدد سے وہ مکالمہ، مخالفت کا سامنا اور اپنے رویے میں پر امن تبدیلی لانے کی مہارت حاصل کر سکیں۔
- طلبہ کو ایسی تنقیدی سوچ سے مزین کر سکتی ہے جس کی مدد سے وہ مختلف دعووں کا تجزیہ کر سکیں، افواہوں کی تصدیق کر سکیں، اور انتہا پسندانہ نظریات کی کشش اور صداقت پر سوالات اٹھا سکیں۔
- طلبہ میں وہ مزاحمت پیدا کرنے میں مدد دے سکتی ہے جس کی مدد سے وہ انتہا پسندانہ دلائل کے خلاف مزاحمت دکھا سکیں، اور ایسی سماجی و جذباتی مہارتیں حاصل کر سکیں جن سے انھیں اپنے شکوک پر قابو حاصل کرنے اور معاشرے میں تشدد کی طرف جائے بغیر مثبت طریقے سے اپنا کردار ادا کرنے میں مدد ملے۔
- ایسے باخبر شہریوں کی تخلیق کرے جو پر امن اجتماعی امور میں مثبت طور پر حصہ لے سکیں۔

یونیسکو کے نزدیک یہ سب کچھ حاصل کرنے کا ایک بہترین طریقہ "عالمی شہریت کی تعلیم "Global Citizenship Education (GCED)

ہے جس کا مقصد مشترکہ انسانیت کے تعلق کے احساس کو فروغ دینا اور اس کے ساتھ ساتھ سب انسانوں کے لیے ایک حقیقی احترام کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔

عالمی شہریت سے کیا مراد ہے؟

عالمی شہریت سے مراد ایک فرد کا وہ احساس ہے جس میں وہ اپنے آپ کو عالمی خاندان اور مشترکہ انسانیت کے رشتے میں بندھا محسوس کرے، جس کے تمام ارکان میں یگانگت اور انسانیت کے ناطے مشترک شناخت کا احساس پایا جائے اور اسی رشتے سے وہ اپنی عالمی ذمہ داریوں کو بھی سمجھے اور تسلیم کرے۔

تعلیم کے شعبے میں "عالمی شہریت کی تعلیم (GCED)" ایک جدید رجحان ہے جس میں طلبہ کو ایسے علوم، مہارتوں، اقدار اور رویوں سے آراستہ کرنے پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے جس سے وہ اپنے معاشرے کی پرامن اور پائیدار ترقی میں متحرک حصہ لے سکیں۔

GCED کا مقصد انسانی حقوق کا احترام، سماجی انصاف، صنفی مساوات اور پائیدار ماحول کو طلبہ کے ذہن میں راسخ کرنا ہے جو وہ بنیادی اقدار ہیں جو پرتشدد انتہاپسندی کے خلاف پرامن دفاع کی دیوار کھڑی کرتی ہیں۔

2.3۔ انتہا پسندی کے مقامی روپ

چونکہ کئی طلبہ عالمی واقعات کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں یا انھیں اس حوالے سے غلط اطلاعات دی گئی ہوتی ہیں، اس لیے پرتشدد انتہا پسندی عالمی واقعات کے ساتھ ساتھ کی مقامی صورتوں اور واقعات کو زیرِ بحث لانا زیادہ مفید ہوتا ہے۔

مقامی پُرتشدد انتہا پسندی زیرِ بحث لانے سے:

- طلبہ کو مقامی اور عالمی چیلنجز/ مسائل کا باہمی تعلق سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔
- انھیں پرتشدد انتہا پسندی کے حقیقی نقصانات اور اثرات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔
- آخری بات یہ کہ طلبہ پر یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ اگر اپنے اردگرد پھیلے معاشرے کے بارے میں درست فیصلہ کریں تو وہ تبدیلی لانے کے اہل ہو سکتے ہیں۔

تاہم مقامی متنازعہ امور کو زیرِ بحث لانے کے لیے چند اہم شرائط کو مدِنظر رکھنا بہت ضروری ہے:۔

- پُرتشدد انتہا پسندی کے معاملات کو مقامی نصاب سے جوڑنا؛
- مقامی سطح پر سماجی، ثقافتی، نسلیاتی اور مذہبی تنوع کو سمجھنا؛
- بحث میں اقلیتی گروہ کے خیالات کو شامل رکھنا، یا کم از کم اتنا یقینی بنانا کہ ان کے نکتہ نظر کو پیش کیا جائے تاکہ نوجوان ذہن کے سامنے معاملات کا ایک متوازن رخ سامنے آسکے؛
- طلبہ پر یہ اچھی طرح واضح کر دینا کہ آپ پڑھانے والے کا کردار اس پوری بحث میں کسی ایک گروہ کی نمائندگی نہیں بلکہ سب سے الگ، صرف ہر گروہ کی بات سننے والے اور بحث آگے بڑھانے اور ان کی رہنمائی کرنے والے کا ہے؛
- درست وقت کا انتخاب، کیوں کہ متنازعہ امور کو نامناسب طریقے سے زیرِ بحث نہیں لانا چاہیے۔

بعض صورتوں میں پُرتشدد انتہا پسندی کے واقعات کو زیرِ بحث لانا بہت حساس اور پیچیدہ معاملہ ہوگا۔ ایسی صورتوں میں یہ زیادہ مفید طریقہ ہوگا کہ طلبہ کو موضوع کی تفہیم کے لیے ایسی مثالیں دی جائیں جو دور دراز کے معاملات سے تعلق رکھتی ہوں لیکن ویسے ہی چیلنجز/ مسائل سے متعلق ہو جن کا طلبہ کو سامنا ہے۔

ایک مثال:

یونیسکواور "یونائٹڈ اسٹیٹس ہولوکاسٹ میموریل میوزیم" نے 2015 میں ایک نیا تربیتی پروگرام ترتیب دیا ہے جس کا عنوان " کانفرنس فار انٹرنیشنل ہولوکاسٹ ایجوکیشن (Conference for International Holocaust Education)" تھا۔ اس میں تعلیم سے متعلق تمام افراد اور اداروں کو اس امر میں مدد دی جاتی ہے کہ ہولوکاسٹ کی تدریس کے لیے ایسا نیا طریقہ اختیار کیا جائے جس میں مقامی سطح پر نسل کشی اور انسانیت کے خلاف جرائم کو ہولوکاسٹ کے تناظر میں پڑھایا اور سمجھایا جاسکے۔ یہ طریقہ تدریس خاص طور پر اس جگہ کے لیے مفید ہے جہاں مقامی ا? بادی ماضی میں خونی تباہی کا شکار رہی ہو۔

2.4۔ برادری، خاندان اور میڈیا کا کردار

تعلیم کے ذرائع پرتشدد انتہا پسندی کو روکنے کی کوشش معاشرتی سطح پر اس بڑی کوششوں کا حصہ ہونا چاہیے جس میں برادری، خاندان اور میڈیا اپنا کردار ادا کر رہے ہوں۔ اس سطح پر باہمی امداد اور تعاون کو فروغ دینے سے مثبت اثرات ظاہر ہونے کے زیادہ امکانات ہیں اور اس سے معاشرے کی بہتری ممکن ہوتی ہے، بہ نسبت ایسے اقدامات کے جن کا کام محض نگرانی ہو۔

چند مفید سماجی منصوبوں کی مثالیں

- پراجیکٹ ایگزٹ(Project Exit):۔ یہ منصوبہ ناروے کی حکومت کی مالی امداد سے شروع کیا گیا اور اس کے تین بنیادی مقاصد ہیں:۔ ایسے مقامی امداد باہمی کے نظام بنانا جوان والدین کو مدد دیں جن کے بچے نسل پرست یا انتہا پسند گروہوں میں سرایت کر گئے ہیں؛ نوجوانوں کو اس قابل بنانا کہ وہ ایسے گروہوں سے تعلق ختم کر سکیں؛ اور ایسے افراد کے لیے جو انتہا پسند گروہوں کا شکار بن جانے والے نوجوانوں کے بہبود کے لیے کام کر رہے ہیں، ان کے لیے بہتر طریقے اختیار معلوم کرنے اور ان کو پھیلانے کا اہتمام کرنا۔ اس منصوبے کے تحت والدین، بہبود اطفال کے افسران، پولیس، اساتذہ اور مقامی نوجوان کارکنوں کے باہمی تعلق کو فروغ دیا جاتا ہے۔

- وومن وداوٹ بارڈرز(Women Without Borders):۔ یہ آسٹریلیا کی ایک غیر سرکاری تنظیم ہے جو دنیا کے مختلف ممالک میں ماؤں اور خاندانوں کو اس قابل بنا رہی ہے کہ وہ عدم برداشت کی اولین علامات جان سکیں اور ان عوامل کا مقابلہ کر سکیں جو بچوں کو پرتشدد انتہا پسندی پر اکساتے ہیں۔

- کنکٹ جسٹس(Connect Justice):۔ برطانیہ کا ایک خودمختار ادارہ ہے جو سماجی انصاف کو یقینی بنانے کے لیے سماجی طریقے تلاش کرتا ہے۔ اس ادارے کی عملی توجہ برادریوں، سول سوسائٹی، حکومتی اور غیر سرکاری اداروں کے درمیان انتہا پسندی اور استحصال کے خلاف باہمی اعتماد اور تعاون کو فروغ دینا ہے۔

3۔ کمرہ جماعت میں بحث کو سنبھالنا

3.1۔ مقاصد

پرتشدد انتہا پسندی کے موضوعات پر بحث کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ طلبہ جتنا زیادہ ہو سکے وہ تمام مہارتیں حاصل کریں جو انھیں ایک باخبر عالمی شہری کی حیثیت سے سماجی زندگی میں عمومی شرکت کا اہل بنا سکے۔

اس لیے لازم آتا ہے کہ تعلیمی مقاصد میں ان تین شعبوں کی تحصیل شامل ہو:۔علمی؛ سماجی وجذباتی؛ اور کرداری۔

شعبہ تحصیل کے لحاظ سے تعلیمی مقاصد کا نمونہ

شعبہ تحصیل	بحث کے تعلیمی مقاصد طلبہ اس کے اہل ہوں کہ	طلبہ کے رویے، عادتیں اور خصوصیات جنھیں اس بحث کے ذرائع بہتر بنانا مقصود ہے
علمی	◄ تنقیدی سوچ اور تجزیے کی صلاحیت کو ترقی دے سکیں۔ ◄ مقامی، قومی اور عالمی معاملات کا علم حاصل کر سکیں اور ان کے باہمی تعلق کے ساتھ ساتھ دنیا کے مختلف ممالک اور آبادیوں کے باہمی انحصار کو سمجھ سکیں۔	◄ ساز باز کی مختلف اقسام کو جان سکیں۔ ◄ گھسی پٹی باتوں، تعصّبات اور مفروضوں اور ان کے اثرات سے واقف ہوں۔ ◄ حقیقت اور رائے میں فرق کرنے کے اہل ہوں اور ان کے ذرائع کے بارے میں سوال اٹھانے کے اہل ہوں۔ ◄ پرتشدد انتہا پسندی کے مختلف صورتوں اور دیگر عالمی مسائل سے آگاہ ہوں۔ • اس بات کا شعور رکھیں کہ یہ مسائل پیچیدہ ہیں۔

شعبہ تحصیل کے لحاظ سے تعلیمی مقاصد کا نمونہ

شعبہ تحصیل	بحث کے تعلیمی مقاصد طلبہ اس کے اہل ہوں کہ	طلبہ کے رویے، عادتیں اور خصوصیات جنھیں اس بحث کے ذرائع بہتر بنانا مقصود ہے
سماجی و جذباتی	◀ انسانیت کے رشتے سے تعلق کو محسوس کرسکیں، اور انسانی حقوق کی بنیاد پر اقدار اور ذمہ داریوں کو جان سکیں۔ ◀ مختلف اور متنوع انسانوں اور خیالات کے لیے ہمدردی، یکجہتی اور احترام کے رویہ کو ترقی دے۔ ◀ بین الثقافتی مہارتوں کو حاصل کر سکے۔	◀ انسانی حقوق پر مشتمل اقدار کی بنیاد پر معاملات کرے۔ ◀ تنوع کا احترام کرے۔ ◀ دوسرے افراد کے جذبات کو سمجھنے کی اہلیت رکھے۔ ◀ اپنے سے مختلف افراد، ان کے رہن سہن اور ثقافت کو سمجھنے میں دل چسپی لے۔ ◀ اپنے سے مختلف ثقافت اور زبان کے لوگوں سے مناسب اور موثر انداز میں ملنے جلنے کی اہلیت رکھے۔
رویہ جاتی	◀ موثر اور ذمہ داری کے ساتھ گفتگو کر سکے۔ ◀ اپنی رائے اعتماد سے پیش کر سکے اور اختلاف رائے کی صورت میں مثبت طرز اختیار کرے۔ ◀ بحث کے بعد درکار عمل کے لیے امادہ اور پرعزم ہو۔	◀ مختلف نکتہ نظر کو سننے، اپنا نکتہ نظر پیش کرنے اور پھر دونوں کے تجزیے کی اہلیت رکھتا ہو۔ ◀ ذمہ دارانہ طریقے پر عمل کرنے کی خواہش کا اظہار کرے۔

3.2۔ تیاری

تیاری کیوں کی جائے؟

- پہلے سے کی گئی تیاری کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ متنازعہ امور پر موقع ملنے پر بحث کرانے کے خوف میں کمی آتی ہے۔
- تیاری کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ بحث کے لیے ان مقاصد کو متعین کیا جاتا ہے جس سے اس پوری مشق کے ممکنہ تعلیمی فوائد کا خاکہ تیار کیا جاتا ہے۔

کیا تیار کیا جائے؟

- تعلیمی مقاصد، بحث کے موضوعات یا آغاز کلام، بحث کے درمیان اختیار کیے جانے والے طریقوں اور بحث کے ذریعے دیے جانے والے بنیادی پیغامات کو پہلے سے تیار کیا جانا چاہیے۔
- اس حوالے سے درکار اجازت پہلے سے حاصل کرنا بہت ضروری ہے کیوں کہ ادارے کے نگران اور انتظامیہ کی مدد ایسے موضوعات کو پڑھانے کے لیے بنیادی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ اپنے حالات کے مطابق، یہ بھی لازم ہوسکتا ہے کہ طلبہ سے بحث کے بعد ان کی رائے حتیٰ کہ بحث سے پہلے ان کی اجازت طلب کی جائے۔
- یہ بھی بہت مددگار ہوسکتا ہے کہ بحث سے قبل اس موضوع پر معلوماتی مواد کا مطالعہ کیا جائے تاکہ دوران بحث غلط فہمیوں کا ازالہ حقائق کی مدد سے کیا جا سکے۔

کارآمد نکات

- بحث کے لیے ممکنہ مشکلات اور معاونات کا پہلے سے اندازہ لگائیں۔
- یہ امر بہت مددگار ثابت ہوسکتا ہے کہ دیگر بالغ افراد جیسے ادارے میں موجود دیگر اساتذہ یا مقامی ا?بادی کے افراد جیسے والدین سے یہ مشورہ طلب کیا جائے کہ پر تشدد انتہا پسندی کے موضوع کو کیسے پڑھایا جائے۔
- اس وقت تک کسی ایسی بحث میں حصہ نہ لیں جب تک آپ جذباتی یا پیشہ ورانہ لحاظ سے اپنے آپ کو اس کے لیے تیار نہ پائیں۔
- بحث سے پہلے اپنے کسی طالب علم کا تصور کریں اور یہ سوچیں کہ بحث کیسے آگے بڑھے گی۔
- اپنے ادارے اور علاقے کی خصوصیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس بات کا اہتمام بھی زیادہ مفید ثابت ہوسکتا ہے کہ بجائے روزمرہ کے طلبہ کے درمیان بحث کرانے کے، اس بحث میں مختلف جماعتوں، اداروں یا علاقے کے نمائندہ افراد کو شریک رکھا جائے۔
- اگر ضروری سمجھیں تو اس بحث کے لیے آپ ایسے ماہرین کو بھی بلا سکتے ہیں جو حساس موضوعات پر بحث کے بعد فیصلہ کرنے والے جج کے طور پر فرائض انجام دے سکیں۔

3.3۔ بحث

بحث کب کی جائے؟

کمرہ جماعت میں پرتشدد انتہا پسندی کے موضوعات پر بحث شروع کرنے کے لیے درست وقت کے انتخاب اور آغاز کلام کے لیے بنیادی شرط تیاری اور پہلے سے طے شدہ خیالات ہیں۔

اگر چہ روزمرہ پڑھائے جانے والے اسباق اور بحثوں کی پہلے سے تیاری کی جاتی ہے، لیکن ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ پرتشدد انتہا پسندی سے متعلق کوئی موضوع اچانک سامنے آ جائے۔ یہ ''یادگار لمحات'' ہوتے ہیں۔ یہ ایسے وقت سامنے آتے ہیں جب ان کی بالکل بھی توقع نہیں ہوتی۔ اس اچانک سامنے آنے والے موقع سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے اور کسی مشکل تصور کی وضاحت کے لیے استعمال کرنا چاہیے یا اسے ایسی گفتگو میں تبدیل کر دینا چاہیے جو طلبہ کے تجربات سے تعلق رکھتی ہو۔

"یادگار لمحات" ضائع ہو جانے والے موقع میں اس وقت بدل جاتے ہیں جب استاد ذاتی اور پیشہ ورانہ لحاظ سے ان سے فائدہ اٹھانے کے لیے تیار نہ ہو۔

کارآمد نکات

ایک استاد کی اہم ترین صلاحیتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ان "یادگار لمحات" کو پہچان سکے اور ان سے کمرہ جماعت میں ایک محفوظ اور قابل بھروسہ ماحول کی تخلیق کر سکے۔ یہ اہم ترین سبق سکھانے کے لیے بہترین وقت ہوتا ہے۔ "یادگار لمحات" کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ مل سکتے ہیں جیسے اسکول کے راستے میں، کھیل کے میدان میں، کینٹین میں یا کمرہ جماعت میں۔

اساتذہ کے پاس ممکن ہے اتنا وقت نہ ہو کہ وہ طلبہ کے ساتھ ہونے والی "یادگار لمحات" پر مشتمل بحث کے لیے قواعد و ضوابط پر نظر ثانی کر سکیں۔ عام طور پر یہ لمحہ کسی واقعہ رونما ہونے کے بعد اس سے جنم لیتا ہے۔ آپ طلبہ کو اس سبق آموز

لمحہ کی امید میں باقاعدگی کے ساتھ کمرہ جماعت میں بحث اور مکالمہ میں شریک کرسکتے ہیں۔

- سبق آموز لمحات کی بحث کے مرکزی نکات میں اقدار کے ساتھ ساتھ تعلیمی مہارتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔
- ایک اچھے مشاہدہ کرنے والے اور اچھے سامع بنیں۔ بعض سبق آموز لمحات زیادہ واضح نہیں ہوتے۔
- تخلیقی قوت سے کام لیں۔ ممکن ہے ایک سبق آموز لمحہ کسی منفی تجربہ سے جنم لے۔ اگر ایک طالب علم دوسرے کو "دہشت گرد" یا کسی اور برے نام سے پکارے، تو آپ اس واقعہ پر برے القاب سے پکارنے، دوسروں کے احترام کرنے اور پرتشدد انتہا پسندی پر گفتگو کرسکتے ہیں۔
- اساتذہ اپنی گفتگو کے آغاز کے لیے ان جملوں کا استعمال کر کے ایک سبق آموز بحث شروع کرا سکتے ہیں:۔

الف: "ابھی یہاں کیا واقعہ پیش آیا ہے، یہ واقعہ کیوں پیش آیا؟"

ب: "آج ایک شخص نے دوسرے کے لیے ایک بہت ہی اچھا کام کیا ہے۔ آپ میں سے کون بتا سکتا ہے کہ وہ کام کیا ہے؟"

ج: "آئیں آج ہم باہمی احترام کے بارے میں بحث کرتے ہیں"

د: ''آپ کے خیال میں یہ کیوں ضروری ہے کہ جو کچھ آج کلاس میں ہوا اس پر بحث کی جائے؟"

- سبق آموز بحث کا اختتام اس طرح کریں:۔

الف: "آج ہم نے کیا سیکھا؟ اور یہ کیوں ضروری تھا کہ ہم اس موضوع پر بات کریں؟"

ب: کمرہ جماعت کو کسی دلچسپ سرگرمی جیسے ڈرامہ، لطائف وغیرہ میں مصروف کریں تاکہ ان کی باہمی دوستی بڑھ سکے، بالخصوص اگر سبق آموز لمحے کے پیچھے کوئی ناخوش گوار واقعہ ہو۔

ج: بحث کے بعد بھی نہ حل ہونے والے سوالات، تبصروں اور احساسات کے لیے اس بات کا اہتمام کریں کہ آپ طلبہ اور ان کے والدین کے لیے دستیاب ہوں۔

بنیادی اصول کیا ہیں؟

چاہے پہلے سے بحث کی منصوبہ بندی کی گئی ہو یا اچانک سامنے آجائے، یہ انتہائی اہم ہے کہ بحث کے لیے بنیادی اصول طے کیے جائیں تاکہ یہ ایک محفوظ اور ایسے ماحول میں مکمل ہو سکے جو طلبہ کے لیے سیکھنے کا باعث بنے۔

اس کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ کمرہ جماعت کی سطح پر اتفاق و اتحاد کا ماحول بنانے کے لیے کی جانے والی بحث کے لیے بنیادی اصول اساتذہ اور طلبہ مل کر بنائیں۔

جب سب اپنے اپنے اصول پیش کر چکے تو صرف ان اصولوں کو منظور کیا جائے جسے کمرہ جماعت کے طلبہ کی اکثریت منظوری دے۔ ان منظور شدہ بنیادی اصولوں پر نظر ثانی کریں اور انھیں حتمی شکل دینے کے بعد، بحث سے پہلے کمرہ جماعت میں نمایاں طور پر آویزاں کریں۔

بنیادی اصولوں کی چند مثالیں

1۔ بحث کے دوران ہر شخص خاموش رہتے ہوئے اس شخص کی بات غور سے اور پہلے سے فیصلہ کیے بغیر کھلے ذہن کے ساتھ سنے گا۔

2۔ جب کسی بات کی سمجھ نہ آئے تو وضاحت طلب کرنے کے لیے سوال کریں۔

3۔ خیالات، نکتہ نظر، تبصروں پر تنقید کی اجازت ہوگی لیکن اس شخص پر نہیں جو انھیں پیش کر رہا ہے۔

4۔ اپنے خیالات پیش کرنے کے بعد ان پر تبصرہ اور تنقید خوشدلی سے سننے کے لیے ہمیشہ تیار رہیں۔

5۔ دوسروں کے ان خیالات کے لیے برداشت اور مفاہمت کا مظاہرہ کریں جو آپ سے مختلف ہیں۔

6۔ مہذب اور غیر اشتعال انگیز زبان کا استعمال کریں۔ ایسے الفاظ کا استعمال نہ کریں جو سیاسی لحاظ سے اشتعال انگیز یا اپنے معنی کے لحاظ سے تشدد پر مبنی ہوں۔

7۔ بحث کے دوران موضوع پر دیگر افراد کے نکتہ نظر، جذبات اور نکات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

8۔ مسلسل بولنے کے بجائے سب کو بولنے کا موقع دیں اور دیگر افراد کی گفتگو کے دوران مداخلت سے پرہیز کریں۔

9۔ بحث میں سب کو شامل کریں، خاص طور پر ان طلبہ کو جو اعتماد کی کمی یا گفتگو میں عدم رضامندی کی وجہ سے شریک نہیں۔

10۔ تمام گفتگو بحث کے موضوع تک محدود رکھیں اور مختصر تبصرہ کریں۔

سوالات پوچھنے کا طریقہ

بحثیت سہولت کار، آپ سوال و جواب کا وہ نمونہ پیش کریں جس سے سیکھ کر طلبہ ایسے سوالات کرنے کے قابل ہوں جو بحث کو اچھے انداز میں آگے بڑھانے میں مددگار ہو۔ ایسے وضاحت طلب اور تنقیدی سوالات کریں جس کے جواب میں بحث کرنے والے مختلف نکتہ نظر کو سمجھ سکیں۔

آپ اگر نمونے کے طور پر ایسے سوالات کریں گے تو اس سے آپ کے طلبہ بھی درست سوال کرنے کی مہارت حاصل کر لیں گے۔

نمونے کے وہ سوالات جو دوران بحث طلبہ کے بیانات کو واضح کرنے کے لیے آپ پوچھ سکتے ہیں:۔

1۔ ابھی جو کچھ آپ نے کہا، میں اُسے پوری طرح نہیں سمجھ سکا، کیا آپ اس کی وضاحت کریں گے؟

2۔ کیا آپ اس کی ایک مثال دے سکتے ہیں؟

3۔ اس بات میں کون سا حصہ حقیقت اور کون سا حصہ رائے ہے؟

4۔ یہ بات آپ کو کیسے معلوم ہوئی؟ آپ کی رائے کی بنیاد کیا ہے؟

5۔ اگر آپ کی بات کو درست مانا جائے تو پھر کیا کیا جانا چاہیے؟

6۔ آپ نے جو مثال پیش کی اسے ہم اس موضوع سے کیسے جوڑ سکتے ہیں جو آج ہم نے سیکھا؟

7۔ ۔۔۔۔ اور ۔۔۔۔۔ میں کیا فرق ہے؟

8- کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ آپ کے خیال میں یہ کیوں ضروری ہے؟

9- کیا اس موضوع پر کوئی اور نکتہ نظر بھی آپ کے علم میں ہے؟

غیر جانبدار سامع کیسے بنا جائے

نوجوان ایسے مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں کہ اپنے مسائل اور خیالات کسی ایسے شخص کو سنائے جو غیر جانب دار ہو۔ ان کے پاس بہت سے آئیڈیا ہوتے ہیں جن میں سے کچھ معقول ہوتے ہیں اور کچھ کم معقول۔ انھیں ایسے شخص کی ضرورت ہوتی ہے جوان کے خیالات سنے، انھیں دیگر خیالات کے بارے میں رہنمائی دے اور انھیں ان فیصلوں میں مدد دے جوان کے لیے طویل المدتی اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔

- دوران بحث طلبہ کی کسی بات، تشویش، عمل یا نیت پر متعصّبانہ یا مزمتی تبصرہ نہ کریں (جیسے: تم یہ نہیں کہہ سکتے، یا، تمھیں ایسا نہیں سوچنا چاہیے۔)

- دوران بحث اس بات سے پرہیز کریں کہ بحث کے موضوع پر اپنے آپ کو سب سے بڑے عالم فاضل کے طور پیش کریں۔ صرف ایک سہولت کار کا کردار ادا کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ موضوع کے حوالے سے مختلف نکتہ نظر اور دلائل بحث کے دوران سامنے آسکیں۔

- جب طلبہ اپنے دلائل دے رہے ہوں تو اس دوران انھیں مت ٹوکیں۔ بلکہ اس کے برعکس، انھیں ان کے خیالات بیان کرنے کے لیے مناسب الفاظ ڈھونڈنے میں مدد دیں۔

- بحث کے دوران طلبہ کو معقول اور قابل احترام تجاویز اس بارے میں دیں کہ کن نکات پر بات ہونی چاہیے، اور اس کے ساتھ ساتھ پیش کیے جانے والے فیصلوں کے اخلاقی نتائج سے بھی آگاہ کرتے رہیں۔

- اس بات کی احتیاط کریں کہ ہر متنازعہ یا نسل پرستانہ تبصرے کو بلا ضرورت پر تشدد انتہا پسندی کی علامت کے طور پر نہ لیں۔

کارآمد نکات

- **توجہ مرکوز رکھیں:**۔ بحث کے موضوع اور اس کے مقررہ مقاصد پر توجہ مرکوز رکھیں۔ اگر بحث دیگر موضوعات میں بھٹک گئی تو یہ اس کے معیار میں کمی کا باعث بنے گی۔ سہولت کار کا فرض یہ ہے کہ جب بھی بحث اپنے مرکزی موضوع سے بھٹکنے لگے، اسے واپس مرکزی نکتے کی طرف لائے تاکہ مقررہ مقاصد کو حاصل کیا جا سکے۔

- **اپنے مہذب اور احترام کے رویے کو نمونہ بنائیں:**۔ طلبہ آپ کے طرزِ عمل کو نمونہ سمجھ کر اپنا طرزِ عمل سیکھتے ہیں۔ اگر مکالمے کے دوران سہولت کار دوسروں کے لیے عزت اور لحاظ کا طریقہ اپناتا ہے تو طلبہ بھی اس رویے کو اپناتے ہیں۔ بحث کے لیے طے شدہ اصولوں کی پابندی کریں۔ جہاں مناسب ہو مسکراہٹ سے کام لیں۔ لوگوں کے ترجمانی کرنے سے پرہیز کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ جب ایک طالب علم بات ختم کر لے تو دوسرا اپنی بات شروع کرے۔ الزام تراشی، سب کے سامنے اختلاف اور نصیحت سے پرہیز کریں۔

- **دورانِ بحث زبانی یا جسمانی جارحانہ اظہار پر نگاہ رکھیں:**۔ اگر ایسی کوئی چیز سامنے آئے تو بحث کے لیے طے شدہ اصولوں اور نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے مناسب طریقے سے اس سے نمٹیں۔ اگر یہ رویہ اسی طرح جاری رہے، تو بہتر یہ ہوگا کہ بحث کو کسی اور وقت کے لیے موقوف کر دیا جائے۔ جارحانہ طرزِ عمل کے خلاف احتیاطی اقدامات بہتر تدبیر ہے۔ طلبہ کو ایک کامیاب بحث کے لیے مختلف نکتہ نظر سے بات کرنے اور بہتر طریقے سے سننے کی مشق کرائیں۔

- بحث کو مثبت طریقے سے آگے بڑھانے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں اور اس عمل کو بار بار درست طریقے کے طور پر سراہیں۔

- طلبہ کو اس پر آمادہ کریں کہ وہ اپنے خیالات اور احساسات کو تحریری صورت میں لکھیں۔ ڈائری یا خط کی صورت میں۔ تاکہ وہ موضوع پر زیادہ گہرائی سے غور کر سکیں اور اپنے احساسات کو زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ سکیں۔

- اس بات کو کیسے یقینی بنایا جائے کہ تمام نکتہ نظر سنے جائیں؟

◄ یہ انتہائی ضروری ہے کہ بحث کو اس طرح سے منظّم کیا جائے کہ اس میں ہر شخص کو بولنے کا موقع ملے، اور کوئی ایک فرد، گروہ یا نکتہ نظر بھی بحث کے دوران حاوی نہ رہے۔ آپ کی کوشش ہونی چاہیے کہ دوران بحث استاد کی باتیں کم سے کم ہوں اور تمام نکتہ نظر اس طریقے سے سنے جاسکیں جسے "جواب دیں اور اچھال دیں" (respond and bounce) کا طریقہ کہا جاتا ہے۔ یعنی کسی بھی طالب علم کی جانب سے آپ سے کیے جانے والے سوال یا بات کا مختصر جواب دے کر وہی نکتہ کسی اور طالب علم کی جانب بحث آگے بڑھانے کے لیے اچھال دیں۔

◄ یہ انتہائی اہم ہے کہ بحث میں کوئی گروہ، نکتہ نظر شرکت سے محروم نہ رہیں اور کمرہ جماعت میں تمام لڑکے لڑکیاں اور کوئی بھی اقلیتی گروہ کے افراد اس طرح سے شریک ہوں کہ انھیں اپنی رائے پوری آزادی سے ظاہر کرتے ہوئے کسی خوف کا احساس نہ ہو۔

◄ یہ امر بھی انتہائی ضروری ہے کہ بحث کے ذریعے طلبہ کو اس حقیقت کا باور کرایا جائے کہ دنیا کے اکثر معاملات بہت پیچیدہ ہیں اور ان کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ کسی بھی مسئلے میں صرف "ٹھیک یا غلط" کا فیصلہ کرنا بہت دشوار کام ہوتا ہے بلکہ ہر مسئلہ اپنی پیچیدگیاں، ابہام اور ایک ایک لفظ کی کئی تشریحات لیے ہوئے ہوتا ہے۔

3.4۔ پرتشدد انتہا پسندی سے متعلق موضوعات

کئی مضامین ہیں جن میں پرتشدد انتہا پسندی پر مفید بحث کرائی جاسکتی ہے۔اصل چیلنج یہ ہے کہ موضوع کی اس طرح منصوبہ بندی کی جائے کہ طلبہ اس کی مدد سے اپنی اقدار اور رائے دریافت کرسکیں اور اپنے جذباتی ردعمل کو سمجھ سکیں۔ اور اس تمام عمل کے دوران انتہا پسندانہ نظریات کے پوشیدہ دلائل کو سمجھ سکیں۔

دیگر مضامین کے علاوہ، ان مضامین سے بھی مدد لی جاسکتی ہے:۔

- ۔**شہریت**:۔ اس میں طلبہ کو متنوع معاشرے میں حقوق و فرائض، انصاف، شناخت کے مسائل اور "اُنسیت" کے رشتے کے بارے میں سکھایا جاسکتا ہے۔ یہ موضوعات اس بات کی بھی گنجائش رکھتے ہیں کہ ان کے ذریعے بنیادی انسانی حقوق کے بنیادی اصولوں، آزادی اظہار کے حق کے ساتھ ساتھ نفرت انگیز بیانات کو پہچاننے اور ان سے نمٹنے پر بات کی جائے۔

- ۔ **تاریخ**:۔ بالخصوص نسل کُشی اور بڑے پیمانے پر رونما ہونے والے پرتشدد واقعات جیسے ہولوکاسٹ کے تاریخ، جس کے ذرائع طلبہ کو یہ بتایا جاسکے کہ نفرت انگیز بیانات کس قدر طاقتور ہوتے ہیں، اور یہ نسل پرستی، اینٹی سیمٹزم اور سیاسی تشدد کی وجہ بنتے ہیں۔ اس مضمون کے ذرائع طلبہ کو یہ بھی مدد ملتی ہے کہ وہ یہ معلوم کرسکیں کہ تاریخی بیانات کیسے تشکیل پاتے ہیں، اور کس طرح ان کے اپنے معاشرے میں یہ تصادم اور تعصب کو فروغ دیتے ہیں۔

- ۔ **مذہب اور عقائد**:۔ اس مضمون کے ذریعے طلبہ کو اپنے معاشرے میں موجود عقائد کے اختلاف کو سمجھنے اور ان کا احترام کرنے میں مدد دی جاسکتی ہے، جس سے وہ مختلف عقائد اور نکتہ نظر کو سمجھنے کی کوشش کریں اور یوں وہ تعصب اور نسل پرستی کو للکار سکیں۔ اس مضمون کے تحت سیکولرازم اور انسان دوستی کی بحث بھی کی جانی چاہیے، تاکہ اس غلط فہمی کا ازالہ کیا جاسکے کہ سیکولرازم درحقیقت الحادیعنی دوسرے پہ بد اعتمادی کی ایک قسم ہے۔ اس بات پر بھی زور دیا جانا چاہیے کہ ایک مذہب کو ماننے سب کے سب بالکل ایک جیسے نہیں ہوتے، بلکہ ایک مذہب کے اندر آپس کے اختلافات اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ اکثر اُتنے اختلافات ایک مذہب کے دوسرے مذہب سے نہیں ہوتے۔ ان طلبہ کو بھی لازماً شریک رکھنا چاہیے جن کے کوئی مذہبی عقائد نہ ہوں۔

- **زبان:**۔طلبہ کو دنیا کی تاریخ اور افکار کے حوالے سے مختلف ثقافتوں، اقدار اور نکتہ نظر سے آگاہ ہونے میں مدد ثابت ہوتی ہے۔علاوہ ازیں زبان کی مدد سے طلبہ زبانی اور لکھ کر اپنے دلائل پیش کرنا سیکھتے ہیں، اور زبان پر مہارت کی وجہ سے ہی طلبہ میڈیا سے بہتر استفادہ کی صلاحیت حاصل کرتے ہیں۔

- **آزادی اظہار اور انٹرنیٹ:**۔طلبہ کو یہ سمجھانے سے کہ دنیا میں معلومات کیسے اکھٹی کی جاتی ہیں اور پھر انھیں کیسے ترتیب دے کر پیش کیا جاتا ہے، اس بات کو بہت آسان بنا دیتا ہے کہ وہ یہ سمجھ سکیں کہ پر تشدد اور برے مقاصد کے لیے کیسے معلومات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جاسکتا ہے۔طلبہ کو یہ بھی سکھانے کی ضرورت ہے کہ اطلاعات کے نئے ذرائع، اس سے قبل اطلاعات اکھٹی کرنے اور پیش کرنے کے پیشہ ورانہ اداروں سے کس طرح مختلف ہیں۔انٹرنیٹ سے بہتر استفادہ پر بحث سے طلبہ یہ سیکھ سکیں گے کہ کس طرح سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کو مفید اور محفوظ طریقے سے استعمال میں لایا جائے۔اس عمل کو شہری حقوق، انسانی حقوق کی تعلیم سے جوڑا جاسکتا ہے اور اس موضوع سے بھی کہ قانونی آزادی اظہار کی حدود کیا ہیں اور نفرت انگیز مواد کس طرح اس سے مختلف چیز ہے۔

- **صنفی مساوات اور صنفی تشدد:**۔اس مضمون کی مدد سے طلبہ اس مسئلہ کی بنیاد سے آگاہ ہو سکتے ہیں؛ ان رویوں کو للکار سکتے ہیں جو خواتین کے مخصوص کردار یا حالت پر مبنی خیالات کی نمائندگی کرتے ہیں؛ اور لڑکے لڑکیوں دونوں کو اس قابل بنا سکتے ہیں کہ ان انتہا پسندانہ دلائل کے خلاف جو معاشرے میں تشدد بالخصوص لڑکیوں اور خواتین کے خلاف ظلم کو ابھارتے ہیں، ان کا پر امن اور مثبت طریقے سے مقابلہ کر سکیں۔

- **فنون:**۔مختلف طبقے اور نسلوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے اُن خیالات، اقدار، ثقافت اور فن کارانہ مساعی کو فروغ دینے میں مدد دے سکتا ہے جو طلبہ کے اپنے ثقافتی گروہ سے باہر کے ہوں۔فنون درحقیقت ایک ایسی عالمی زبان ہے جو پوری انسانیت کو زمان و مکان کے قید سے آزاد ہو کر آپس میں جوڑتی ہے۔اس مضمون کے تحت یہ موقع ملتا ہے کہ اس پر بات کی جاسکے کہ کسی بھی فن کارانہ اظہار یا ثقافت پر پُر تشدد انتہا پسندی کے ذریعے قدغن یا ان کی تباہی کیوں پوری انسانیت کا خسارہ ہے۔

3.5۔ حاصل شدہ سبق اور پیروی

پُر تشدد انتہا پسندی کے موضوعات پر بحث کے بعد اساتذہ کے لیے لازم ہے کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ کسی نکتے کو غلط نہیں سمجھا گیا اور طلبہ کے درمیان کوئی رنجش باقی نہ رہے۔ جس کا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ بحث کے بعد اس کے لیے الگ سے وقت مخصوص کیا جائے کہ سب مل کر یہ طے کریں کہ آج کی بحث سے ہم نے کیا سیکھا۔ اس طرح سے وہ نکات کھل کر سامنے آجائیں گے جن پر تصفیہ ابھی باقی ہے اور ان پر اگلے کسی وقت پیروی اور مزید بحث کی ضرورت ہے۔

"حاصل شدہ سبق" طے کرنے کے لیے سوالات

آپ نے نئی بات کیا سیکھی؟ وہ کون سا پہلو ہے جس کے بارے میں اب بھی آپ کے ذہن میں سوالات ہیں؟ کیا ہم اس طریقے کو سمجھ چکے ہیں جس سے نوجوانوں میں عدم برداشت پیدا کی جاتی ہے؟ ہمیں پرتشدد انتہا پسندی کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے اور کیا کچھ کرنے کی ضرورت ہے؟ آئندہ ہم اس بحث کو کیسے آگے بڑھا سکتے ہیں؟

اگر دوران بحث گرما گرمی ہوگئی ہو، تو بہتر یہی ہے کہ بحث کے اختتام پر بحث میں شریک ہر طالب علم کا الگ سے شکریہ ادا کریں اور انھیں یقین دلائیں کہ ان کے پیش کردہ ہر رائے بالکل اس قابل ہے کہ وہ اس پر یقین رکھیں اور اس کے حق میں دلائل دیں، صرف اس شرط کے ساتھ کہ وہ دیگر افراد کی رائے کو بھی قابل احترام سمجھیں۔

پیروی کے عمل کے سوالات

ان سوالات سے طلبہ کو اپنے تجربہ سے زیادہ بہتر طور پر سیکھنے میں مدد ملتی ہے۔

اُن آرا کے لیے جن سے ہم متفق نہ ہوں کس کس طرح سے احترام کا مظاہرہ کر سکتے ہیں؟ کیا آپ آج کے بحث کے بعد اپنی عملی زندگی میں کوئی ایک ایسا کام ہے جو پہلے سے مختلف کریں گے؟

اساتذہ بحث کے بعد ایسی اضافی سرگرمیوں کو بھی شروع کر سکتے ہیں جس سے طلبہ بحث سے سیکھے ہوئے نکات کو آگے بڑھا سکیں۔

اضافی سرگرمیوں کا نمونہ

- کلاس کے طلبہ کو چھوٹے گروہوں یا دو افراد کے جوڑے میں تقسیم کر کے انھی اصولوں کے تحت بحث منعقد کرانا جس کے تحت پوری کلاس کی بحث کرائی گئی۔ اس بحث کو بہت توجہ اور غور سے سننے کی ضرورت ہو گی۔

- طلبہ یا ان کے خاندان والے اگر الگ سے استاد سے موضوع کے حوالے سے بات کرنا چاہیں تو اس کے لیے استاد کو اپنی دستیابی یقینی بنانی ہو گی۔

- طلبہ مباحثہ: اس اضافی سرگرمی کو منعقد کرنے کے لیے لازمی ہے کہ طلبہ پُرتشدد انتہا پسندی پر تھوڑا بہت مطالعہ رکھتے ہوں۔ سب سے پہلے کلاس سے ایسے طلبہ لیں جو رضا کارانہ طور پر اس سرگرمی میں بطور مقرر شریک ہونا چاہیں۔ پھر برابر تعداد میں دو یا تین الگ الگ گروہ بنا کر کلاس کے سامنے انھیں بٹھایا جائے۔ ہر گروہ اپنے نکتہ نظر کو پیش کرے اور پھر سارے نکتہ نظر پیش کیے جانے کے بعد آخر میں طلبہ ان سے سوال کریں۔ کلاس میں استاد اس سارے عمل کی نگرانی کریں اور بہتر ہو گا کہ ہر گروہ کو موضوع کے اس پہلو پر دلائل دینے کو کہا جائے جو ان طلبہ کے اپنے نکتہ نظر سے مختلف ہو۔ یوں انھیں اور پوری جماعت کو ایک ہی موضوع پر مختلف اور مخالف نکتہ نظر کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

4۔ بنیادی پیغامات کی ترسیل

متنازعہ امور پر بحث کے بعد یہ انتہائی ضروری ہے کہ مثبت اور طلبہ کے درمیان اتفاق پیدا کرنے والا پیغام دیا جائے تاکہ سب ایک مشترک اقدار کے تحت کام کریں۔ یہ انتہائی ضروری ہے کہ پوری جماعت میں محفوظ اور سیکھنے کے لیے حوصلہ افزاء ماحول قائم رہے۔

4.1۔ یکجہتی

طلبہ کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے کہ وہ حالات حاضرہ اور موجودہ نظام کے بارے میں تنقیدی انداز میں سوچیں اور اس پر اعتراضات کریں؛ مشترک اور عالمی مسائل پر اپنے حل تلاش کریں؛ اور دیگر افراد سے تعلق استوار کرنے کے ایسے مثبت اور غیر متشدد طریقے دریافت کریں جو یکجہتی پر مبنی ہوں۔

گلوبل سٹیزن شپ ایجوکیشن کا ایک بنیادی تصور ہی یکجہتی ہے، جو عمر، صنف، قومیت، نسل کے امتیازات سے بالاتر ہو، اور یہ یکجہتی صرف ان لوگوں سے نہ ہو جو آپ کے آس پاس رہتے ہیں، بلکہ ان سے بھی ہو جو آپ سے بہت فاصلے پر ہیں۔ طلبہ اس تصور کو اس صورت میں زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکیں گے جب اساتذہ حالات حاضرہ کے واقعات کی مدد سے دنیا بھر کے ممالک اور افراد کے باہمی انحصار کو واضح کریں، اور سمجھائیں کہ کس طرح ایک علاقے کے مسائل اور معاملات دنیا کے دوسرے سرے پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں، اور یہ کہ آپ سے بہت دور رہنے والا ایک فرد بھی انھی مسائل اور مشکلات کا سامنا کر رہا ہے جس سے آپ گزر رہے ہیں۔

4.2۔ تنوع کا احترام

دنیا کے اگر تمام نہیں تو اکثر علاقوں میں رہنے والے افراد مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ ثقافتی رنگا رنگی انسانیت کے لیے اسی طرح ضروری ہے جیسے دنیا کے قائم رہنے کے لیے اس میں ہر طرح کے جانداروں کا ہونا لازم ہے۔ اس ثقافتی تنوع کی اہمیت تب ہی سامنے آسکتی ہے کہ اگر عالمی انسانی حقوق اور دوسروں کی آزادی کے حق کو تسلیم کیا جائے۔ اس لیے تنوع کا احترام ایک اخلاقی تقاضا ہے جو شرف انسانی سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔

تنوع کے احترام سے یہ مدد بھی ملتی ہے کہ اختلافی نکتہ نظر کو سمجھا جائے جس سے ہمدردی اور ہم دلی جنم لیتی ہے۔

ہمارے متنوع معاشرے میں افراد کے درمیان حقیقی اتفاق کے لیے ان مہارتوں کا حصول ضروری ہے، جس کی مدد سے ہم معاشرے کو درپیش مسائل کا مشترک حل دریافت کرنے اور پائیدار طریقے اختیار کرنے کے قابل ہوسکیں گے۔ اور پائیدار طریقے اختیار کرنے کے قابل ہوسکیں گے۔

4.3۔ انسانی حقوق

انسانی حقوق کے بارے میں جاننے سے عدم تشدد اور عدم استحصال پر مبنی کلچر سامنے آتا ہے، جس سے باہمی احترام اور برداشت کے رویے سامنے آتے ہیں۔ وہ تعلیمی نظام جو انسانی حقوق کے بارے میں تعلیم دے اس میں تنقیدی سوچ اور پر تشدد انتہا پسندی کے بحث بھی شامل ہوتی ہے۔ ذیل میں بیان کیے گئے بعض نکات ایسے ہیں جو پیچیدہ ہیں اور ممکن ہے کہ یہ زیادہ چھوٹے بچوں کی تعلیم سے متعلق نہ ہوں۔

- انسانی حقوق درحقیقت بنیادی اور عالمی حفاظتی آلہ ہے۔ یہ تمام انسانوں کو بلا امتیاز قومیت، مقام رہائش، صنف، مقام پیدائش، مذہب، زبان، یا کسی بھی حالت کے حاصل رہتے ہیں۔ ان حقوق کے برخلاف جو ایک ملک میں قانون کے ذریعے کسی شہری کو دیئے جاتے ہیں، بنیادی انسانی حقوق دنیا کے ہر انسان کو، چاہے وہ کہیں بھی رہتا ہو، حاصل ہوتے ہیں۔

- انسانی حقوق میں حقوق اور فرائض دونوں شامل ہیں۔ اس کا لازمی مطلب یہ بھی ہے کہ ہر انسان پر فرض ہے کہ وہ باقی تمام انسانوں کے حقوق کا احترام کرے گا۔ مثال کے طور پر ہر انسان دوسرے انسانوں کے آزادی اظہار، رائے، اور عقائد کو تسلیم کرے گا۔

۔ اس لیے طلبہ کو یہ سمجھنا انتہائی ضروری ہے کہ کوئی بھی انسان (انسانوں کو گروہ) اپنے انسانی حقوق کو بنیاد بنا کر کسی بھی دوسرے انسان کے حقوق سلب نہیں کر سکتا۔

- طلبہ کو اگر یہ سمجھا دیا جائے کہ اصل میں کیا کچھ انسانی حقوق میں شامل ہے، اور عالمگیر معاہدوں کے مطابق، کیا کچھ انسانی حقوق میں شامل نہیں، تو اس کے لیے بہت آسان ہو جاتا ہے کہ وہ جھوٹے دعووں میں تمیز کر سکیں اور سچائی جان لینے کے بعد اس بات کا شعور رکھیں کہ اصل میں کن حقوق کی حفاظت کی جانی چاہیے۔ مثال کے طور پر، ایسا کوئی حق نہیں کہ کسی پر تنقید نہ کی جائے؛ دنیا کے کسی مذہب کا کوئی حق نہیں، البتہ انسانوں اور مذہبی گروہوں کے حقوق ہیں۔

- طلبہ کے لیے یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ عالمی معاہدوں کے مطابق بعض انسانی حقوق ناقابل تنسیخ ہیں، یعنی کسی بھی

حالت میں کسی انسان سے وہ حق نہیں چھینا جا سکتا (جیسے زندگی کا حق، تشدد سے تحفظ کا حق) جبکہ کچھ انسانی حقوق ایسے ہیں جنھیں مخصوص حالات میں منسوخ یا محدود کیا جا سکتا ہے (جیسے آزادی اظہار رائے، آزادی نقل و حرکت، اور اخفاء کا حق)۔ یہ فرق سمجھ لینے سے طلبہ کو زیادہ پیچیدہ معاملات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی انتہا پسند گروہ دہشت گردی کی کارروائی کرتا ہے تو میڈیا کو جائے وقوع تک محدود رسائی دی جاتی ہے، اور ممکنہ طور پر حفاظتی وجوہات کی بنیاد پر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ واقعہ کے دوران کم سے کم معلومات نشر کریں۔

4.4۔ اکھٹے رہنے کی تعلیم

باہم مربوط اور انحصار کی دنیا میں رہنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ افراد اور گروہ پر امن طریقے سے اکھٹے رکھنے کا سلیقہ بھی رکھتے ہیں۔

ایک پر امن معاشرے میں رہنا، ایک طویل المدتی ہدف ہے جس کے لیے لازم ہے کہ "دوسرے افراد، ان کی تاریخ، روایات اور روحانی اقدار کا علم ہو" اور اس کے ساتھ ساتھ یہ صلاحیت بھی پائی جائے کہ "مشترکہ منصوبوں پر کام کیا جاسکے اور ناگزیر تصادم کی صورت میں پر امن طریقے سے حل نکالے جاسکیں۔"

یونیسکو کے نزدیک "اکھٹے رہنے کی مہارت" اس تعریف پر مبنی ہے اور دو باہم متعلق سیکھنے کے نکات سے جڑی ہوئی ہے:۔

- "اجنبی" افراد اور گروہوں کی دریافت جس سے باہمی شناخت کا عمل طلبہ میں فروغ پاتا ہے؛ اور
- "مشترکہ مقصد کا تجربہ" جس کے تحت طلبہ مشترک مقصد کے لیے اکھٹے کام کرتے ہیں۔

"اکھٹے رہنے کی مہارت کے حصول" کے نتیجے میں طلبہ میں بہت بنیادی مہارتیں اور اہلیتیں پیدا ہوتی ہے جیسے ہمدردی، دوسری ثقافتوں کا علم، ثقافتی حساسیت، استحصال کی سمجھ بوجھ، قبولیت اور ابلاغ۔

4.5۔ نوجوانوں کی مصروفیت

نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے کہ وہ اپنی توانائی اور جوش دنیا کو درپیش مسائل اور آج کے دور کے معاملات کے لیے مثبت حل تلاش کرنے اور تخلیقی طریقے دریافت کرنے میں صرف کریں۔ سماجی روابط میں ان کی مہارت کے باعث ان تجربات کا تبادلہ بہت تیزی سے ہوگا اور زیادہ امید یہی ہے کہ ایسے تجربات بہت تیزی سے پھیلیں گے۔

نوجوانوں کی تنظیموں اور گروہوں میں فعال شرکت سے نوجوانوں میں امید، شناخت، برادری و اپنائیت کا احساس پیدا ہوتا ہے جو انھیں سماجی سرگرمیوں میں مصروف رکھتا ہے۔

مقامی یا حکومتی سطح پر فیصلہ سازی کے عمل میں شرکت یا رضا کار سرگرمیوں میں حصہ لینے سے بھی نوجوانوں میں تبدیلی کی خواہش اور توانائی پیدا ہوتی ہے۔

اسکولوں میں طلبہ کو رائے عامہ کو ہموار کرنے، تحریک چلانے، پیسوں کا حساب رکھنے، تنظیم سازی اور قیادت سے متعلق مہارتیں سکھائی جائیں تو نوجوان بہتر انداز میں سماجی شرکت کے اہل ہوں گے۔

انتخابات کا جمہوری طریقہ نوجوانوں کے لیے تبدیلی کا بہت سست انداز ہے۔ ایسے طریقے دریافت کرنے چاہییں جن سے اردگرد کے معاشرے کی ضروریات پوری کرنے والی تبدیلی کا فوری احساس نوجوانوں کو مطمئن کر سکے۔

منسلکہ جات

اکثر پوچھے جانے والے سوالات

سوال: اگر میرے پاس ان کے پوچھے گئے سوال یا خدشات کا جواب نہ ہو تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: یہ تسلیم کر لیں کہ میرے پاس جواب نہیں لیکن بحث اچانک ختم نہ کریں۔ اگلی کلاس میں اسی سوال کو بحث کے نکتہ آغاز کے طور پر استعمال کریں۔ آپ طلبہ کو بھی تحریک دے سکتے ہیں کہ وہ اس متنازعہ معاملہ پر تحقیقی منصوبہ کے طور پر کام کریں اور جواب لکھ کر لائیں۔ یہ انتہائی اہم ہے کہ آپ طلبہ پر واضح کر دیں کہ آپ کے پاس، بطور استاد، ہر سوال کا جواب موجود نہیں ہوتا اور آپ کو بھی ہر نئی بات یا نکتے کے لیے مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیانت داری پر عمل کرنا دیانت داری سکھانے کا بہترین طریقہ ہے۔ آپ کے بارے میں یہ تاثر کہ آپ ساری زندگی مطالعہ جاری رکھتے ہیں اور سیکھتے رہتے ہیں، طلبہ میں آپ کی ہر دلعزیزی میں اضافہ کرے گا۔ یہ ضروری ہے کہ بات کو ختم کرنے کے بجائے، کسی اور موقع پر زیادہ بہتر انداز میں اسے آگے بڑھایا جائے۔ کلاس کے بعد آپ اس سوال پر مزید معلومات اکٹھی کریں اور اس کے مطالعہ کے بعد اپنے رفقاء کار اور اسکول کے انتظامیہ سے اس سوال پر بہترین انداز میں پڑھانے کے لیے رہنمائی طلب کریں۔ جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں پیشہ ورانہ مدد لینے میں بالکل بھی نہ ہچکچائیں۔

سوال: کیا میں ان حساس موضوعات کو بھی چھیڑوں جنھیں 'ممنوع' سمجھا جاتا ہے؟

جواب: ذرائع ابلاغ تک آسان رسائی کے سبب ممکن ہے اکثر والدین اور اساتذہ اس امر پر حیران رہ جائیں کہ ان کے بچے پہلے ہی ان حساس موضوعات اور دنیا کے پیچیدہ واقعات سے واقف ہیں۔ اس لیے اساتذہ کو ان موضوعات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو بچے اپنے طور پر ان سوالات کا جواب حاصل کرنے کے لیے غلط ذرائع اور نکتہ نظر کو درست مان لیں گے۔ اس لیے ان موضوعات سے بچنا کوئی حل نہیں۔ اساتذہ کمرہ جماعت میں بحث کے لیے ایسا محفوظ اور مثبت ماحول بنائیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ طلبہ ان پر اعتماد کریں اور اس بات کا انھیں احساس ہو کہ ان کے پوچھے گئے سوالات اور پیش کیے جانے والے خدشات کے حل کے لیے

اساتذہ اور اسکول انتظامیہ انتہائی سنجیدہ ہے۔ اس صورت میں طلبہ اپنے کمرہ جماعت کی بحث پر اعتماد بھی کریں گے اور اپنے مسائل اور مشکلات کو بھی کھل کر بیان کریں گے۔ اعتماد سازی حساس موضوعات پر بحث کے لیے بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے اور اسی سے طلبہ کے سب سے کٹ جانے کے عمل کی خلاء کو پر کیا جاسکتا ہے۔

سوال: میری جماعت میں اقلیتی بچے بھی پڑھتے ہیں جو پرتشدد انتہا پسندی کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ کیا اس کے باوجود مجھے جماعت میں اس موضوع پر بات کرنی چاہیے؟

جواب: بالکل۔ اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ یہ بحث متوازن ہو۔ اول یہ کہ جماعت میں موجود بچوں کو ان انتہا پسند دہشت گردوں کا حصہ نہ سمجھا جائے، جو اسی نسلی گروہ یا اقلیت کے رکن ہیں۔ ہر طالب علم کی ذاتی شناخت کو اس کی نسلی یا گروہی شناخت کے مقابلے میں نمایاں کریں اور اس پر بھی زور دیں کہ ہر شخص کی بطور فرد اور انسان عزت ہم سب پر فرض ہے۔ دوم، یہ مفید رہے گا اگر اس نکتے کو واضح کیا جائے کہ بعض اوقات کسی بھی گروہ سے تعلق رکھنے والے ایک یا دو افراد کی انتہا پسندانہ اقدام کے ردعمل میں اس گروہ کے تمام افراد کو معاشرے کی جانب سے نفرت اور الزام کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ طلبہ کو خود اس ناانصافی پر غور کرنا چاہیے جو وہ معصوم لوگوں کو اپنی نفرت کا نشانہ بنا کر کر رہے ہیں اور جس سے اس گروہ کے تمام افراد کے معاشرے سے کٹ جانے کا خطرہ ہے۔ سوم، استاد بحث کے آغاز میں ہی یہ بات واضح کردے کہ پُرتشدد انتہا پسندی کسی ایک نسلی، مذہبی، قومی، صنفی یا سیاسی گروہ کے ساتھ مخصوص نہیں۔ اس ضمن میں انتہا پسند دہشت گردوں کے مختلف گروہوں سے متعلق ہونے کی مثالیں مفید ثابت ہوں گی۔

سوال: اگر میری جماعت کے طلبہ میں سے کسی کو پرتشدد انتہا پسندی سے خطرہ نہ ہو تب بھی میں اس کے بارے میں اپنے جماعت میں بات کروں، جیسا کہ یہ میڈیا وغیرہ میں پیش کی جاتی ہے؟

جواب: پُرتشدد انتہا پسندی کے اثرات یا اس کی روک تھام کی بحث کا مقصد محض اس کے فوری نقصانات کا ازالہ نہیں۔ پُرتشدد انتہا پسندی کا سب سے پہلا حملہ عالمی اقدار پر ہوتا ہے جن میں انسانی حقوق، عدم تشدد اور عدم استحصال شامل ہے۔ اس کی روک تھام کے طریقوں میں طلبہ کو مثبت اقدار کی تعلیم دینا اور ان میں ایسی مزاحمت پیدا کرنا ہے کہ انتہا پسندوں کے دلائل اور درپیش اثرات سے بچ سکیں، اگرچہ فی الحال براہ راست وہ پُرتشدد انتہا پسندی کا شکار نہ ہوں۔

عالمی شہریت کی تعلیم، جو پرتشدد انتہا پسندی کی روک تھام کے لیے بنیادی اقدامات میں سے ایک ہے، اس پر زور دیتی ہے کہ طلبہ کو ہمدردی کی تربیت دی جائے تا کہ وہ ان انسانوں کے حوالے سے بھی اپنی ذمہ داریاں محسوس کریں جنھیں وہ جانتے تک نہیں اور شاید کبھی بھی اس سے نہیں ملیں گے۔ نوخیز ذہنوں کو اس کے لیے تیار کرنا کہ وہ انسانوں کو ان کے تمام اختلافات کے ساتھ ایک اکائی کے طور پر قبول کریں، اس معیاری تعلیم کا سب سے بنیادی نکتہ ہے جو پرتشدد انتہا پسندی کو روک سکتا ہے۔

سوال: کیا میں بحث کو کسی خاص مقامی واقعہ/مثال/نمونے تک محدود رکھوں؟

جواب: انتہا پسندی کی مقامی مثال اگرچہ بحث کو طلبہ کے لیے زیادہ قابل فہم اور متعلق بنا سکتی ہے لیکن اس کے دوران جذباتی لحاظ سے اشتعال انگیز یا منفی صورتیں بھی ظاہر ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔ اس کا بھی خطرہ رہتا ہے کہ بعض طلبہ کو نفرت کا نشانہ بنایا جائے۔ ایسا کیا جا سکتا ہے کہ پُرتشدد انتہا پسندی کی مثالیں نصابی کتاب، دیگر علاقوں اور اپنے علاقے سے پیش کی جائیں۔ اس لیے لازم ہے کہ اس معاملے کو متوازن طریقے سے آگے بڑھایا جائے۔ جس قدر ممکن ہو اُستاد پُرتشدد انتہا پسندی کی مختلف مثالیں دے جس سے اس گھسی پٹی سوچ کو توڑا جا سکے کہ یہ عمل کسی ایک گروہ یا نسل تک محدود ہے۔ جب پُرتشدد انتہا پسندی کی مقامی نمونے پر بحث کی جائے تو اُستاد اپنے آ پ کو اس کے علمی نکات تک محدود رکھے، جس میں ان مختلف وجوہات اور ممکنات پر بات کی جائے جو اس انتہا پسندی کا باعث بنتے ہیں اور اس کے نقصانات پر بات کی جائے۔ اس طرح طلبہ اس موضوع پر کچھ فاصلہ رکھتے ہوئے بات کر سکیں گے اور یوں ذاتی تعلق کم پڑ جانے سے کھلی اور مثبت بحث ممکن ہو گی۔

سوال: مختلف نکتہ نظر رکھنے والے طلبہ کو دوران بحث اور بعد میں کیسے لڑنے سے باز رکھا جا سکتا ہے؟

جواب: یہ انتہائی ضروری ہے کہ پرتشدد انتہا پسندی پر بحث کا عمل ایک انتہائی طے شدہ منصوبہ بندی کے تحت کیا جائے۔ اُستاد اور طلبہ دونوں کے لیے تیاری کا مرحلہ ہونا چاہیے۔ بحث کے لیے بنیادی اصول پہلے سے طے کیے جائیں اور اُستاد یہ واضح طور پر بتا دے کہ کس بات کی اجازت ہو گی اور کس بات کی اجازت نہیں ہو گی۔ طلبہ یہ محسوس نہ کریں کہ ان کی بات نہیں سنی گئی، یا اس پر تفصیلی بحث کو جان بوجھ کر ٹال دیا گیا یا بحث کو اچانک ختم کر دیا گیا۔ اس طرح "حاصل کردہ سبق" اور اختتامی مرحلہ بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ تیاری۔

بحث میں شریک ہونے والوں کو یہ محسوس ہونا کہ بحث جمہوری اور مساوی بنیادوں پر سب کے لیے یکساں مواقع فراہم کررہی ہے اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ بحث کا موضوع۔ اگر تمام طلبہ کو یقین ہو کہ ان کی بات سنی جائے گی اور انھیں بغیر تعصب کے برابر موقع دیا گیا تو اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ وہ بحث کے بعد اکھٹے ہو کر کسی طالب علم کے خلاف گروہ بنائیں گے۔ بحث کے دوران ہی یہ بات واضح کردینا بہت مناسب ہے کہ اسکول میں کسی بھی قسم کا تشدد یا غنڈہ گردی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ اگر ضرورت پڑے تو استاد ان نکات کو الگ کرسکتا ہے جن پر فیصلہ نہیں ہو سکا اور اسے آئندہ بحث کے لیے یا بحث کے بعد کی سرگرمیوں میں سامنے لا سکتا ہے۔

سوال: میں انٹرنیٹ پر انتہا پسندی کے پروپیگنڈا کا معاملہ کیسے اٹھاؤں؟

جواب: پرتشدد انتہا پسندی پر بحث کے دوران انٹرنیٹ پر موجود پروپیگنڈا کا معاملہ کھل کر اٹھانا ضروری ہے۔ اگرچہ انسانی تاریخ میں انتہا پسندوں اور نقصان دہ خیالات کی ترویج کے لیے پروپیگنڈا کے استعمال کوئی نئی بات نہیں، تاہم آج انٹرنیٹ کی عام فراہمی کی وجہ سے اس کی رسائی گھر گھر تک ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس موضوع پر بحث کے دوران بات کی جائے، طلبہ کو اس سے نمٹنے کے لیے تنقیدی سوچ کی اہلیت سے آراستہ کیا جائے، انھیں ہر پیش کیے گئے مواد کے اصل ذریعہ کو پوچھنے اور مواد کو پیش کرنے کی ممکنہ وجہ پر سوچنے کی عادت ڈالی جائے۔ "ڈیجیٹل شہریت" اور یہ تصور کہ عام زندگی کی طرح آن لائن بھی ذمہ دارانہ رویہ اسکول کے نصاب میں شامل کیا جانا چاہیے تا کہ پُرتشدد انتہا پسندی کو روکا جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ اُساتذہ کو انٹرنیٹ پر موجود اس مثبت مواد کی بھی نشاندہی کرنی چاہیے جو نوخیز ذہنوں کو اپنی طرف متوجہ کرسکتا ہے اور انھیں اس زہرناک پروپیگنڈے سے محفوظ رکھنے کا باعث بن سکتا ہے۔ (دیکھیں حوالہ جات)۔

حوالہ جات

متعلقہ ذرائع/ آماخذ اور تعلیمی مواد کے وسیع تر سلسلے کے لیے ہم قارئین کی یونیسکو عالمی شہریت کی تعلیم کے کلیئرنگ ہاؤس سے رابطہ کرنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں جہاں APCEIU نے اس ویب سائٹ/http://gcedclearinghouse.org پر معلومات فراہم کی ہیں۔

بنیادی حوالہ جات:۔

Global Counter-Terrorism Forum. The Abu Dhabi Memorandum on Good Practices for
Education and Countering Violent Extremism.
https://www.thegctf.org/documents/10162/159880/14Sept19_GCTF+Abu+Dhabi+Memorandum.pdf

Hedayah. 2013. The Role of Education in Countering Violent Extremism.
http://www.hedayah.ae/pdf/role-of-education-in-countering-violent-extremismmeeting-report.pdf

OSCE/ODIHR/YAD VASHEM. 2007. Addressing Antisemitism: Why and How? A
Guide for Educators.
http://www.osce.org/odihr/29890

OXFAM. 2015. Global Citizenship Education, a guide for teachers.
http://www.oxfam.org.uk/education/global-citizenship/global-citizenshipguides

OXFAM. 2006. Teaching controversial issues, a guide for schools.
http://www.oxfam.org.uk/education/teacher-support/tools-and-guides/controversial-issues

Radicalization Awareness Network. 2015. Preventing Radicalisation to Terrorism and Violent Extremism. http://ec.europa.eu/dgs/home-affairs/what-we-do/networks/radicalisation_awareness_network/ran-best-practices/docs/ran_collection-approaches_and_practices_en.pdf

UNESCO. 2015. Global Citizenship Education. Topics and Learning Objectives. http://unesdoc.unesco.org/images/0023/002329/232993e.pdf

UNESCO. 2014. Teaching Respect For All: Implementation Guide. http://www.unesco.org/new/en/education/themes/leading-the-internationalagenda/human-rights-education/resources/projects/teaching-respect-for-all/

UNESCO. 2013. Intercultural Competences – Conceptual and Operational Framework. http://unesdoc.unesco.org/images/0021/002197/219768e.pdf

UNESCO. 2009.Stopping Violence in Schools. http://unesdoc.unesco.org/images/0018/001841/184162e.pdf

UNESCO Bangkok, Fostering Digital Citizenship through Safe and Responsible Use of ICT: A review of current status in Asia and the Pacific as of December 2014. http://www.unescobkk.org/fileadmin/user_upload/ict/SRU-ICT/SRU-ICT_mapping_report_2014.pdf

United Kingdom Department for Children, Schools and Families. 2008. Learning Together to be Safe. A toolkit to help schools contribute to the prevention of violent extremism. http://dera.ioe.ac.uk/8396/1/DCSF-Learning%20Together_bkmk.pdf

UNESCO

Global
Citizenship
Education